Regd. S. No. 1411

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پوسٹ بکس نمبر ۷۳۹۴ کراچی ۳

رجسٹرڈ ایس نمبر ۱۴۱۱

مجلس خدام الاحمدیہ کراچی کا روزنامہ

المصلح

فی پرچہ ۱/

بدھ

۱۱ رجمادی الثانی ۱۳۷۳ھ

ایڈیٹر: عبدالقادر بی۔ اے

جلد ۷ | ۱۷ تبلیغ ۱۳۳۳ ہش ۔ ۱۷ فروری ۱۹۵۴ء | نمبر ۳۸

جرمن زبان میں بھی قرآن مجید کے ترجمہ کی طباعت مکمل ہو گئی

انگریزی سواحیلی اور ولندیزی ترجموں کے بعد جماعت احمدیہ کی ایک اور پیشکش

احباب اس اطلاع سے نہایت مسرت محسوس کریں گے کہ خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے جرمن زبان میں بھی قرآن مجید کے ترجمہ کی طباعت مکمل ہو گئی ہے۔ اور اب عنقریب وہ اشاعت پذیر ہو جائیگا انشاء اللہ تعالیٰ۔ مکرم شیخ ناصر احمد صاحب مبلغ السلام سوئٹزرلینڈ نے ۱۴ فروری کو بذریعہ تار اطلاع دی ہے کہ الحمد للہ قرآن مجید کے جرمن ترجمہ کی طباعت مکمل ہو گئی ہے۔

یاد رہے کہ جماعت احمدیہ کی طرف سے مختلف زبانوں میں قرآن مجید کے ترجموں کا کام ایک عرصہ سے جاری ہے۔ اور اس وقت تک انگریزی ترجمہ قرآن مجید کا ایک حصہ اور سواحیلی اور ڈچ زبان میں مکمل ترجمہ شائع ہو چکا ہے۔ بعض دوسری زبانوں میں بھی ترجمے مکمل ہو چکے ہیں لیکن ابھی تک شائع نہیں ہو سکے۔ قرآن مجید کے عربی متن کے ساتھ جرمن زبان کا یہ ترجمہ احمدی مبلغوں کی نگرانی میں جرمن ماہرین زبان کے تعاون سے بہترین خصوصیات کے ساتھ پیش کیا گیا ہے۔

مصر جہازوں کی ناکہ بندی کے متعلق اقوام متحدہ کی ہدایت کی تعمیل نہیں کریگا

۱۸۸۸ء کے معاہدہ کے تحت مصر کو ناکہ بندی کا پورا حق حاصل ہے۔ مصری نمائندے کا بیان

واشنگٹن ۱۶ فروری۔ مصر نے سویز کے راستے اسرائیل جانے والے جہازوں کی ناکہ بندی کے متعلق اقوام متحدہ کے احکام کی تعمیل کرنے سے انکار کر دیا ہے۔ کل رات مصر کے خاص نمائندے مقیم امریکہ نے اخباری نمائندوں کو بتایا کہ اڑھائی سال قبل اقوام متحدہ نے اسرائیل جانے والے جہازوں کی ناکہ بندی ختم کرنے کا جو حکم دیا تھا مصر اسکی تعمیل کرنے کے لئے تیار نہیں۔ مصر کو یقین ہے کہ اسرائیل ملک گیری کی جس ہوس میں مبتلا ہے۔ وہ اسے تیزی کے ساتھ جنگ کی طرف لے جا رہی ہے۔ مصر کے نمائندے نے دعوےٰ کیا کہ ۱۸۸۸ء میں قسطنطنیہ کا جو معاہدہ طے پایا تھا اسکے تحت مصر کو ناکہ بندی کا حق حاصل ہے۔ مصر اسرائیل کے ساتھ الجھنا نہیں چاہتا۔ لیکن اسکے ساتھ صلح کی بھی کوئی گنجائش موجود نہیں۔

ترکی میں امریکہ کے ساتھ دوستی کے متعلق کامل اتفاق رائے موجود ہے

وہاں امریکہ کے خلاف کسی قسم کی تحریک یا جذبہ نہیں پایا جاتا۔ جلال بایار کا بیان

واشنگٹن ۱۶ فروری۔ ترکی کے صدر جلال بایار نے کل ڈلاس میں اخبار نویسوں کے متعدد سوالات کا جواب دیتے ہوئے بتایا کہ اس میں کوئی شک نہیں ہے۔ کہ کوریا کی طرح اگر کوئی اور جارحانہ حملہ ہوا تو امریکہ اپنے معاہدوں کی ذمہ داریوں کو نبھاتے ہوئے اس حملے کے مقابلے کے لئے ہر مشترکہ اقدام میں حصہ لے گا۔ ایک سوال کے جواب میں انہوں نے کہا ترکی میں امریکہ کے خلاف کسی قسم کی تحریک یا جذبہ نہیں ہے۔ امریکہ کے ساتھ دوستی کے بارہ میں وہاں پورا پورا اتفاق پایا جاتا ہے۔ یہ ترکی کی پالیسی کا ایک ایسا نقطہ ہے جس کے بارے میں کوئی اختلاف نہیں پایا جاتا۔

"پاکستان مشرق وسطیٰ کا لیڈر"

امریکہ کی رائے

نیویارک ۱۵ فروری۔ یہاں کے اخباروں میں نمایاں طور پر یہ خبریں شائع ہو رہی ہیں کہ امریکہ ترکی و پاکستان کے معاہدے کے فوراً بعد پاکستان کو فوجی سامان ارسال کرنا شروع کر دے گا۔ امریکہ کے محکمہ خارجہ کا خیال ہے کہ اگر پاکستان و ترکی میں معاہدہ نہ بھی ہوا تو بھی امریکہ پاکستان کو فوجی امداد دے گا۔ پاکستان نے امریکہ سے جو فوجی امداد مانگی ہے۔ اس کے پورا کئے جانے کے بعد ایشیا کی دوسری اقوام بھی اس قسم کی امداد چاہیں گی۔ اور پاکستان و ترکی کے ساتھ وہ بھی اس معاہدہ میں شامل ہو جائیں گی۔ امریکی اخبارات کہتے ہیں کہ اب پاکستان مشرق وسطیٰ کا واحد لیڈر بنیگا۔ اور بھارت لیڈر نہ بنے گا۔ ادھر پاکستان کے نمائندے اس کوشش میں ہیں کہ اگر کشمیر کا مسئلہ پھر سلامتی کونسل میں آئے تو پاکستان کے حامیوں کی تعداد بڑھ جائے۔ کہا جاتا ہے کہ کشمیر کے مسئلہ کو اس وقت امریکہ سلامتی کونسل میں لانا نہیں چاہتا۔ اور اسے اس بات کا خوف ہے کہ پاکستان و امریکہ کے مبینہ معاہدہ کے سوال پر سخت بحث ہو گی۔

کشمیر میں اب رائے شماری نہیں ہو گی (بخشی غلام محمد)

سرینگر ۱۶ فروری۔ مقبوضہ کشمیر کے وزیر اعظم بخشی غلام محمد نے نام نہاد اسمبلی کے آخری اجلاس میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ اسمبلی نے ہندوستان سے الحاق کا جو فیصلہ کیا ہے۔ اس کی وجہ سے اب رائے شماری کی ضرورت نہیں رہی۔

مصری بحریہ کے جہاز کراچی آ رہے ہیں

کراچی ۱۵ فروری۔ مصری بحریہ کے تین جہاز خیر سگالی کے دورہ پر پاکستان آ رہے ہیں۔ یہ تین جہاز "طارق" "رشید" اور "دمیاط" ۱۸ فروری کو کراچی پہونچنے والے ہیں۔ اس سے پہلے مصر ہی کا ایک فوجی وفد بھی خیر سگالی کے دورہ پر پاکستان آیا تھا۔

برمی وزیر خارجہ بھارت و پاکستان کے دورے پر

رنگون ۱۵ فروری۔ برمی وزیر خارجہ آج بھارت اور پاکستان کے دورے پر روانہ ہو گئے۔ سرکاری طور پر بتایا گیا ہے کہ وہ برمی سفارت خانوں کے معائنے کے سلسلے میں یہ دورہ کر رہے ہیں۔ نیز بھارت اور پاکستان سے برما کے تعلقات پر بھی گفت و شنید کریں گے۔

پنجاب کا بجٹ ۲۶ فروری کو پیش کیا جائیگا

لاہور ۱۵ فروری۔ وزیر اعلیٰ پنجاب ملک محمد فیروز خان نون پنجاب کا صوبائی بجٹ اسمبلی میں ۲۶ فروری ۱۹۵۴ء کو پیش کریں گے۔ ۵۵-۱۹۵۴ء کا یہ بجٹ سیشن ۲۲ فروری ۱۹۵۴ء سے شروع ہو جائیگا جس میں سرکاری اور غیر سرکاری امور پر بحث ہو گی۔ بجٹ پر عام بحث اور ۵۴-۱۹۵۳ء کے لئے ضمنی تخمینہ جات نیز سال رواں کے لئے سرکاری رقوم کی منظوری کے سلسلے میں گیارہ مارچ تک بحث ہو گی۔ یہ بجٹ سیشن کا آخری دن ہو گا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کا — ورود لاہور —

لاہور ۱۵ فروری۔ بذریعہ تار جناب پرائیویٹ سیکرٹری صاحب مطلع فرماتے ہیں کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بخیر و عافیت ربوہ سے لاہور پہنچ گئے ہیں الحمد للہ۔ — حضور کو حرارت اور جسم میں درد کی تکلیف ہے۔ احباب حضور کی صحت کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔

تاریخ کانفرنس کا چوتھا اجلاس

گورنر جنرل افتتاح کرینگے

کراچی ۱۵ فروری۔ تاریخ کانفرنس کا چوتھا اجلاس ۲۶-۲۷-۲۸ فروری ۱۹۵۴ء کو پشاور میں منعقد ہو گا۔ ہز ایکسیلنسی گورنر جنرل پاکستان نے از راہ کرم ۲۶ فروری کو اجلاس کا افتتاح کرنے پر رضامندی کا اظہار کیا ہے۔ آنریبل ڈاکٹر اشتیاق حسین قریشی وزیر تعلیم حکومت پاکستان کانفرنس کی صدارت کریں گے۔ جبکہ اسلامی تاریخ کے شعبہ کی صدارت مولانا اکرم خاں رکن مجلس دستور ساز پاکستان کریں گے اور ہندو پاکستان کی تاریخ کے شعبہ کے صدر مسٹر ایم بی احمد سی ایس پی ہوں گے پاکستان اور دوسرے ممالک کے بہت سے عالم اس کانفرنس میں شرکت کرنے کے لئے پاکستان آ رہے ہیں۔

وزیر اعظم کینیڈا روم سے آج کراچی روانہ ہونگے

روم ۱۵ فروری۔ کینیڈا کے وزیر اعظم لوئی سینٹ لارینٹ کل روم سے طیارے کے ذریعہ کراچی روانہ ہوں گے۔ آپ راستے میں بحرین اترتے ہوئے کراچی پہونچیں گے۔

عبدالقادر پرنٹر و پبلشر نے علمی پرنٹنگ پریس میں طبع کرا کر دفتر المصلح میگزین لین کراچی سے شائع کیا

روزنامہ المصلح کراچی

مورخہ ۱۷ تبلیغ ۱۳۴۲ھ

الاخوان کی سرگرمیاں

کراچی کے ایک لوکل سہ روزہ میں "الاخوان پر ظلم وستم کا پس منظر" کے زیر عنوان ایک ٹکڑا شائع ہوا ہے۔ اگرچہ نامہ نگار کا نام درج نہیں کیا گیا۔ مگر مندرجہ ذیل نوٹ شروع میں دیا گیا ہے

"گزشتہ دنوں سعید رمضان الاخوان المسلمون کے مشہور راہنما اور "مجلۃ المسلمون" قاہرہ کے ایڈیٹر، کراچی آئے ہوئے تھے۔ تو یہ باتیں ان سے براہ راست معلوم ہوئی تھیں البتہ ان کے حالات کے پیش آنے تک ان کا اخفا لازم تھا واضح رہے کہ یہ صورتِ حال ان کے لئے عین متوقع تھی۔"

ذیل میں ہم یہ ٹکڑا ہو بہو نقل کر دیتے ہیں جس سے نہ صرف اس کا پس منظر ناظرینِ المصلح کے سامنے آجائے گا بلکہ یہ بھی واضح ہو جائے گا۔ کہ مصر میں الاخوان پر جو "ظلم وستم" ہوا ہے اس کو ظلم وستم مانتے ہوئے بھی آیا خود الاخوان کی سرگرمیاں ایسی تھیں۔ جو ایک اسلامی ملک میں از روئے اسلام جائز سمجھی جا سکتی ہیں۔ ٹکڑا حسب ذیل ہے۔

"مصر میں گزشتہ چودہ سال سے بیندرہ فوجی افسروں کا ایک گروپ اس امر کا کوشاں تھا کہ وہاں فوجی آمریت قائم کرے۔ ان افسروں میں صرف ایک ایسا تھا۔ جو اخوان سے پوری طرح متاثر تھا۔ دو تین ایسے تھے جو اسلام کو برداشت کرنے پر آمادہ تھے۔ اور بقیہ دس یا بارہ افراد ایسے تھے جو شعوری طور پر اسلام کے مخالف تھے اخوان کو اس کا پورا علم تھا۔ اور وہ اس کو ابتدا ہی سے محسوس کر رہے تھے کہ صورت حال خطرناک ہے چنانچہ حسن البناء مرحوم اپنی زندگی میں برابر اس بات کے لئے کوشاں رہے کہ اس ایک فرد کے ذریعہ بقیہ پر بھی اخوان اور اسلام کا اثر ڈالا جائے۔ یہ کوشش کئی سال تک جاری رہی۔ لیکن بدقسمتی سے ان حضرت کا انتقال ہو گیا۔ جس کے بعد اخوان اور اس کے گروہ کے درمیان کوئی ربط قائم نہ رہ سکا۔ مصر میں جس وقت انقلاب ہوا تو اخوان نے اس گروہ کو جو اب برسر اقتدار ہے مشورہ دیا کہ وہ خود اقتدار پر قابض نہ ہو بلکہ سول حکومت قائم کرے۔ لیکن یہ بات کارگر نہ ہو سکی۔ اب اخوان کے سامنے دو صورتیں تھیں۔ فوجی حکومت کی مخالفت یا موافقت مخالفت کے اندر یہ خطرہ تھا کہ فوجی حکومت کی ناکامی کے بعد جو اخوان کی مخالفت کے بعد ناگزیر تھی۔ شاہ فاروق کی واپسی یا طاغوتی اثر و رسوخ کے ذریعہ لازم تھی۔ اور ایسی صورت میں جہاں یہ دس پندرہ فوجی تختہ دار پر جاتے۔ وہاں اخوان کے سو دو سو چوٹی کے لوگوں کا بھی یہی حشر ہوتا۔ مجبوراً انہیں فوجی حکومت کا اس حد تک ساتھ دینا پڑا۔ جہاں تک وہ اسلام سے ٹکراتی نہ تھی۔ اور اس طرح اس حکومت نے وہاں قدم جمانا شروع کیا۔

برسراقتدار گروہ میں جو لوگ اسلام سے بیزار ہیں انہیں میں ایک جنرل نجیب بھی ہیں لیکن ان کی حیثیت محض کٹھ پتلی کی ہے۔ اصل طاقت جمال عبد الناصر کی ہے۔ جو اسلام دشمن گروہ کا سرغنہ ہے۔ اور بہت ہی Ambitious آدمی ہے۔ نیز یہ شخص چند دن اخوان میں رہ چکا ہے۔ اور اس کی طاقت اور تنظیم سے اچھی طرح واقف ہے

فوجی حکومت نے زمام کار سنبھالتے ہی سب سے پہلے سیاسی جماعتوں کی بیخ کنی کو سامنے رکھا اور وفد اس کا شکار ہو گئے لیکن اخوان محض اپنے تدبر سے اس سے محفوظ رہے۔ اس کے بعد اس حکومت کی تقریباً تمام اصلاحات ناکام رہیں۔ اور مجبوراً وہ سویز کے نازک مسئلہ کا سہارا لے کر جیتی رہی۔ وفد کے خاتمہ اور سوڈان کے مسئلہ کو کسی طرح سلجھانے کے بعد ان کے لئے لازم تھا کہ وہ یا تو اخوان سے صلح کریں یا جنگ۔ اخوان کو انہوں نے حکومت میں حصہ دینا چاہا۔ لیکن انہوں نے (اخوان نے) سو فیصدی اقتدار کا مطالبہ کیا۔ جو بہر حال ان کے لئے قابل قبول نہ تھا۔

فوجی حکومت نے مزید اندازہ لگانے کے لئے سب سے پہلے اخوان کی تمام شاخوں کے نام ایک سرکلر جاری کیا کہ وہ فوجی حکومت کے ہر معاملے میں پوری طرح تعاون کریں۔ تمام شاخوں سے اس کا جواب یہ آیا کہ حکومت مرکزی جماعت کی طرف رجوع کرے۔ مرکز سے یہ جواب ملا کہ حکومت جہاں تک اسلام کا ساتھ دے گی اخوان حمایت کریں گے۔ اس کے بعد فوجی حکومت نے (Libiration Front) بنایا اور اخوان کو دعوت دی کہ وہ اپنی تنظیم کو ختم کر کے اس میں ضم ہو جائیں۔ یہ بات بھی اخوان نے رد کر دی۔

اس کے بعد فوجی حکومت کے پاس کوئی چارۂ کار نہ تھا۔ پھر بھی اس نے کوشش کی کہ اخوان کے اندر اختلاف پیدا کرے۔ چنانچہ یہ راستہ اختیار کیا کہ اخوان کی ہیئت تاسیسیہ (۱۲۰ ارکان کا وہ گروپ جسے تمام ارکان منتخب کرتے ہیں۔ اور جو تمام اہم معاملات میں فیصلہ کرتا ہے یعنی ہماری اصطلاح میں "شوریٰ") کے چار ارکان جنہوں نے سیاسی جماعتوں کے Registration اور حکومت میں شمولیت کی حمایت کی۔ یہ حربہ بھی ناکام رہا۔ اور اب فوجی حکومت کے لئے صرف یہی صورت تھی کہ وہ اخوان کو کچل دے یا پھر خود دست بردار ہو جائے۔ چنانچہ اس نے پہلا طریقہ اختیار کیا۔"

(مقاصد کراچی ۱۳ فروری)

اس ٹکڑے کے آغاز کے فقرے پڑھنے سے ہی واضح ہو جاتا ہے کہ الاخوان "فوجی انقلاب" کے ذریعہ ملک پر اقتدار حاصل کرنا جائز سمجھتے ہیں۔ ان کے خیال میں صورتِ حال اس لئے خطرناک نہیں ہے بلکہ محض اس لئے خطرناک ہے کہ اس سازشی گروہ میں جو بذریعہ فوجی انقلاب اقتدار حاصل کرنا چاہتا تھا۔ اس میں "ان حضرت کے انتقال" کی وجہ سے الاخوان کا کوئی اثر و رسوخ نہیں رہا تھا۔

اس ٹکڑے سے ثابت ہوتا ہے کہ جنرل نجیب کے فوجی انقلاب میں الاخوان جنرل نجیب کے ساتھ تھے۔ اس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ ان کی سرگرمیاں ہمیشہ سے یہی رہی ہیں کہ جس طرح بھی ان کا داؤ لگے وہ جبری انقلاب کے ذریعہ حکومت پر قبضہ کر لیں۔ چنانچہ جنرل نجیب

(باقی دیکھیں صفحہ ۷ پر)

نجات کی طرف دوڑو

از حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

(۱) "خدا تعالےٰ نے مومنوں سے ان کی جانیں اور مال اس شرط پر مانگ لئے ہیں کہ وہ انکو جنت دیگا۔" (قرآن کریم) اے مومنو! کیا تم نے اپنے مالوں کا کوئی حصہ بھی تحریک جدید میں دیا ہے کہ تم خدا سے جنت مانگ سکو؟

(۲) دنیا میں آج خدا تعالیٰ کو قریباً ہر گھر اور ہر ملک سے نکال دیا گیا ہے۔ اے احمدی مخلصو! خدا تعالےٰ نے تم کو مقرر کیا ہے کہ خدا کو اس کے گھر میں داخل کرو۔ کیا تحریکِ جدید کے جہاد میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیکر تم خدا کو اس کے گھر میں داخل نہ کرو گے؟

(۳) سب سے زیادہ مظلوم انسان آج محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہیں، ہر سال لاکھوں کتب آپ کے چاند سے زیادہ روشن چہرہ پر گرد ڈالنے کے لئے شائع کی جاتی ہیں۔ اے محمد رسول اللہ کی محبت کے دعویدارو! کیا تم اسکے جواب میں اپنی جیبوں میں ہاتھ نہ ڈالوگے اور تحریکِ جدید میں حصہ لے کر اپنی محبت کا ثبوت نہ دوگے؟

مرزا محمود احمد

"دین اسلام کا شرف اور کلام اللہ کا مرتبہ ظاہر کرنے کے لئے"

اللہ تعالیٰ کا ایک عظیم الشان نشان ــــــ پیشگوئی مصلح موعود

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی بعثت کی غرض صرف احیائے اسلام تھی۔ یعنی اسلام کو اس کی تمام خصوصیات کے ساتھ ظاہراً اور باطناً دنیا میں قائم کر دیا جائے۔ یہی وہ غرض ہے۔ جو آنے والے مسیح اور مہدی کی قرآن پاک اور احادیث نبوی نے بیان فرمائی تھی۔ اور خود حضرت بانی سلسلہ احمدیہ علیہ السلام کو بھی اللہ تعالےٰ نے الہاماً یہی فرمایا۔ يحيي الدين ويقيم الشريعة یعنی دین کو دنیا میں زندہ کر دو۔ اور اسلامی شریعت کو قائم کرو۔

جب حضرت بانی سلسلہ احمدیہ علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے اس غرض سے مامور فرمایا۔ تو ظاہری حالات کو دیکھتے ہوئے حضور کے دل میں گھبراہٹ اور اضطراب کا پیدا ہونا ایک فطری امر تھا۔ ایک طرف ذرائع نہ ہونے کے برابر تھے اور دوسری طرف دنیا کی یہ حالت تھی۔ کہ وہ گمراہی اور ضلالت میں ڈوب رہی تھی۔ اور تمام طاغوتی طاقتیں اسلام کو مٹانے اور حضرت محمد عربی صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے جھنڈے کو نیچا کرنے کے لئے متفق ہو رہی تھیں۔ غرض بعینہٖ وہی کیفیت تھی جس کا نقشہ آپ نے اپنے ایک شعر میں یوں کھینچا ہے۔

ہر طرف کفر است جوشاں ہمچو افواجِ یزید
دینِ حق بیمار و بے کس ہمچو زین العابدین

ان حالات کو دیکھتے ہوئے آپ کی روح بے تاب اور مضطرب ہو کر آستانہ الٰہی پر گری۔ اور جیسا کہ ہمیشہ سے انبیاء و صلحاء کا طریق رہا ہے۔ آپ نے ہوشیارپور کے مقام پر متواتر چالیس روز دعاؤں اور گریہ وزاری میں گذارے تا اللہ تعالےٰ اسلام کی حفاظت کے لئے غیر معمولی طور پر اپنی تائید اور نصرت عطا فرمائے۔ بھلا یہ کس طرح ہو سکتا تھا۔ کہ اللہ تعالیٰ خود اپنے ایک بندے کو اپنے ہی دین کی حفاظت کے لئے کھڑا کرے۔ اور پھر اس کی مدد نہ فرمائے چنانچہ اللہ تعالےٰ نے آپ کی دعاؤں کو سنا اور انہیں شرف قبولیت بخشتے ہوئے اسلام کی ترقی و اشاعت کے لئے آپ کو غیر معمولی طور پر بشارتیں دیں۔ اور اسی سلسلہ میں اسلام کی صداقت اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حقانیت کا ایک عظیم الشان نشان ظاہر کرنے کا وعدہ فرمایا۔ اللہ تعالےٰ نے آپ کو مخاطب کر کے فرمایا۔

"میں تجھے ایک رحمت کا نشان دیتا ہوں۔ اسی کے موافق جو تو نے مجھ سے مانگا۔ سو میں نے تیری تضرعات کو سنا اور تیری دعاؤں کو اپنی رحمت سے بپایۂ قبولیت جگہ دی۔ اور تیرے سفر کو (جو ہوشیارپور اور لدھیانہ کا سفر ہے) تیرے لئے مبارک کر دیا۔ سو قدرت اور رحمت اور قربت کا نشان تجھے دیا جاتا ہے فضل اور احسان کا نشان تجھے عطا ہوتا ہے۔ اور فتح اور ظفر کی کلید تجھے ملتی ہے اے مظفر تجھ پر سلام۔ خدا نے یہ کہا "تا وہ جو زندگی کے خواہاں ہیں۔ موت کے پنجہ سے نجات پاویں۔ اور وہ جو قبروں میں دبے پڑے ہیں۔ باہر آویں۔ اور تا دین اسلام کا شرف اور کلام اللہ کا مرتبہ لوگوں پر ظاہر ہو۔ اور تا حق اپنی تمام برکتوں کے ساتھ آجائے اور باطل اپنی تمام نحوستوں کے ساتھ بھاگ جائے۔ اور تا لوگ سمجھیں کہ میں قادر ہوں۔ جو چاہوں کرتا ہوں۔ اور تا وہ یقین لائیں۔ کہ میں تیرے ساتھ ہوں۔ اور تا انہیں جو خدا کے وجود پر ایمان لاتے اور خدا کے دین اور اس کی کتاب اور اس کے پاک رسول محمد مصطفیٰ (صلے اللہ علیہ وسلم) کو انکار اور تکذیب کی راہ سے دیکھتے ہیں ایک کھلی نشانی ملے۔ اور مجرموں کی راہ ظاہر ہو جائے۔ سو تجھے بشارت ہو کہ ایک وجیہ اور پاک لڑکا تجھے دیا جائیگا ایک زکی غلام (لڑکا) تجھے ملے گا۔ وہ لڑکا تیرے ہی تخم سے تیری ہی ذریت و نسل ہوگا۔

خوبصورت پاک لڑکا تمہارا مہمان آتا ہے۔ اس کا نام عنموائیل اور بشیر بھی ہے۔ اس کو مقدس روح دی گئی ہے۔ اور وہ رجس سے پاک ہے۔ وہ نور اللہ ہے مبارک وہ جو آسمان سے آتا ہے۔

اس کے ساتھ فضل ہے جو اس کے آنے کے ساتھ آئے گا۔ وہ صاحب شکوہ اور عظمت اور دولت ہوگا۔ وہ دنیا میں آئے گا۔ اور اپنے مسیحی نفس اور روح الحق کی برکت سے بہتوں کو بیماریوں سے صاف کرے گا۔ وہ کلمۃ اللہ ہے۔ کیونکہ خدا کی رحمت و غیوری نے اسے کلمۂ تمجید سے بھیجا ہے۔ وہ سخت ذہین اور فہیم ہوگا اور دل کا حلیم اور علوم ظاہری و باطنی سے پُر کیا جائے گا۔ اور وہ تین کو چار کرنے والا ہوگا۔ دوشنبہ ہے مبارک دوشنبہ فرزند دلبند گرامی ارجمند مظهر الاول والآخر مظهر الحق والعلا كان الله نزل من السماء جس کا نزول بہت مبارک اور جلال الٰہی کے ظہور کا موجب ہوگا۔ نور آتا ہے نور جس کو خدا نے اپنی رضامندی کے عطر سے ممسوح کیا۔ ہم اس میں اپنی روح ڈالیں گے۔ اور خدا کا سایہ اس کے سر پر ہوگا۔ وہ جلد جلد بڑھے گا۔ اور اسیروں کی رستگاری کا موجب ہوگا۔ اور زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا۔ اور قومیں اس سے برکت پائینگی تب اپنے نفسی نقطہ آسمان کی طرف اٹھایا جائے گا۔ وكان امراً مقضياً۔"

پیشگوئی کے متعلق تحدی

"اے منکرو اور حق کے مخالفو! اگر تم میرے بندے کی نسبت شک میں ہو۔ اگر تمہیں اس فضل و احسان سے کچھ انکار ہے۔ جو ہم نے اپنے بندے پر کیا۔ تو اس نشانِ رحمت کی مانند تم بھی اپنی نسبت کوئی سچا نشان پیش کرو۔ اگر تم سچے ہو۔ اور اگر تم پیش نہ کر سکو اور یاد رکھو کہ ہرگز پیش نہ کر سکو گے۔ تو اس آگ سے ڈرو۔ کہ جو نافرمانوں اور جھوٹوں اور حد سے بڑھنے والوں کے لئے تیار ہے۔" (اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء)

مصلح موعود کی پیدائش کے لئے مدت کی تعیین

اس اشتہار کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک اور اشتہار شائع کیا اور اس میں پسر موعود کے پیدا ہونے کی مدت بھی مقرر فرما دی چنانچہ آپ فرماتے ہیں:۔

"ہم جانتے ہیں۔ کہ ایسا لڑکا (مندرجہ اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء) بموجب وعدہ الٰہی نو سال کے عرصہ تک ضرور پیدا ہوگا۔ خواہ جلد ہو خواہ دیر سے۔ بہر حال اس عرصہ کے اندر اندر پیدا ہو جائیگا۔"

(اشتہار ۲۲ مارچ ۱۸۸۶ء)

پسر موعود کے متعلق آپ کی اس نو سالہ مدت کی تعیین پر بعض مخالفوں نے نکتہ چینی کی۔ اور لکھا۔ کہ نو سال میعاد بہت زیادہ ہے۔ اور اس میں کافی گنجائش ہے مخالفین کے اس اعتراض پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک اشتہار دیا۔ جس میں آپ فرماتے ہیں:۔

"جن صفات خاصہ کے ساتھ لڑکے کی بشارت دی گئی ہے۔ کسی لمبی میعاد سے گو نو برس سے بھی دو چند ہوتی۔ اس کی عظمت اور شان میں کچھ فرق نہیں آسکتا۔"

(اشتہار ۸ اپریل ۱۸۸۶ء)

پھر فرمایا:۔

"نو برس کے عرصہ تک تو خود اپنے زندہ رہنے کا ہی حال معلوم نہیں اور نہ یہ معلوم ہے کہ اس عرصہ تک کسی قسم کی اولاد خواہ نخواہ پیدا ہوگی۔ چہ جائیکہ لڑکا پیدا ہونے پر کسی اٹکل سے قطع اور یقین کیا جائے۔"

(اشتہار محک اخیار و اشرار)

(خورشید احمد) (باقی)

تقریر جلسہ اعظم مذاہب لاہور

اسلامی اصول کی فلاسفی (مکمل) کی ضرورت

جلسہ اعظم مذاہب لاہور جو ۱۸۹۶ء میں منعقد ہوا تھا۔ اس جلسہ کی تمام تقاریر کتابی شکل میں شائع ہوئی تھیں۔ اس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بھی تقریر تھی۔ جو اب الگ "اسلامی اصول کی فلاسفی" کے نام سے شائع شدہ ہے۔ اگر کسی دوست کے پاس جلسہ اعظم مذاہب لاہور کی مکمل کتاب موجود ہو۔ جس میں یہ تمام تقریریں درج ہوں۔ تو وہ از راہ کرم مطلع فرمائیں۔ اور اگر وہ فروخت کرنا چاہیں۔ تو اس کی قیمت بھی تحریر کریں۔ (انچارج تالیف و تصنیف ربوہ)

ضرورت مند احباب توجہ فرمائیں

محکمہ سول ایوی ایشن میں بطور ریڈیو اوپریٹر و ریڈیو ٹیکنیشن ملازمت کرنے کے خواہشمند امیدواران ڈائرکٹر جنرل سول ایوی ایشن بلاک ۱۳ پاکستان سکرٹریٹ کراچی کے نام ۵۔۳۔۵۴ تک درخواست کریں ٹریننگ کورس ۱۲ تا ۱۵ ماہ الاؤنس دوران ٹریننگ ۸۰/- روپے ماہوار بعد میں تنخواہ ۱۲۵/-۱۰-۲۲۵-۱۰-۲۷۵-۲/۲۵-۳۰۰ جمع الاؤنس شرائط انٹرمیڈیٹ معہ سائنس نان میڈیکل عمر ۱۸ تا ۲۵ - ۵ سال ملازمت لازمی (ڈان ۲-۵۴)

(ناظر تعلیم و تربیت ربوہ)

جلسہ یوم مصلح موعود ۔ ۲۰ فروری بروز ہفتہ

خدا کے فضل سے ۲۰ فروری کا مبارک دن آ رہا ہے۔ اور ہم پھر اس دن زندہ خدا کے زندہ نشانوں کو دہرا کر اپنے ایمانوں کو تازہ کریں گے احباب اس دن (۲۰ فروری بروز ہفتہ) اپنی اپنی جگہ جلسے منعقد کر کے المصلح الموعود کی عظیم الشان پیشگوئی کے ہر پہلو پر روشنی ڈالیں اور بالآخر اللہ تعالیٰ کے حضور المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت و درازئ عمر کے لئے دعائیں کریں۔ نظارت دعوت و تبلیغ کے صیغہ نشر و اشاعت نے اس پیشگوئی کی عظمت کے اظہار کے لئے "التبلیغ" کے آٹھ نمبر شائع کئے تھے۔ جن احباب کو ضرورت ہو۔ وہ نظارت ہذا سے طلب کریں۔

(ناظر دعوت و تبلیغ ربوہ)

صدر انجمن احمدیہ کی قابل فروخت جائیدادیں

صدر انجمن احمدیہ مندرجہ ذیل جائیدادیں جو اس کی ملکیت و مقبوضہ ہیں۔ فروخت کرنا چاہتی ہے۔ ہر جگہ کے مقامی اصحاب سے درخواست کی جاتی ہے۔ کہ اگر کوئی صاحب خود خریدنا چاہیں۔ تو اپنی پیشکش بھجوا دیں۔ اور جو اصحاب خود نہ خرید سکتے ہوں۔ وہ اپنے اپنے حلقۂ اثر یا واقفیت کی بنا پر خرید ار مہیا کرنے کی کوشش فرما کر ممنون فرماویں۔

(۱) اراضی واقعہ داؤد والہ ضلع سیالکوٹ رقبہ قریباً ۷ کنال ۸ مرلہ

(۲) اراضی واقعہ موضع بستی بزدار ضلع ڈیرہ غازی خاں رقبہ قریباً ۲۱ کنال

(۳) اراضی سکنی واقع موضع کہوٹہ ضلع راولپنڈی رقبہ قریباً ۱۶ مرلہ

(۴) اراضی واقعہ چک ۶۶ G.D نزد شہر منٹگمری رقبہ قریباً ۲½ مربع نہری ہے۔

(۵) اراضی سکنی واقعہ محمد نگر لاہور متصل مسجد احمدیہ محمد نگر رقبہ قریباً چھ مرلہ۔

(۶) اراضی واقعہ پشاور شہر متصل پختہ سڑک سر کی گیٹ رقبہ ۱۰۸۰۰۰ مربع فٹ

(نوٹ رقبہ ۶ کے اکٹھے خریدار کو رعایتی شرح سے دیا جائیگا)

(۷) اراضی چک ۲۶۹ رکھ برانچ نزد ڈجکوٹ ضلع لائل پور نہری رقبہ قریباً ۱۳ ایکڑ

(۸) اراضی چک ۹۲ رکھ برانچ نزد ڈجکوٹ ضلع لائل پور نہری رقبہ قریباً ۱۱ ایکڑ

نوٹ:۔ اکٹھے رقبہ کے خریدار کو ترجیح دی جاوے گی

(۹) اراضی واقعہ دیہہ ڈھورو سیرین موسومہ نواب کوٹ فارم تحصیل عمرکوٹ ضلع میرپور خاص سندھ — نہری رقبہ قریباً ۵ ایکڑ ۳ گھنٹہ

(۱۰) اراضی واقعہ گارڈن ویسٹ کراچی پلاٹ نمبر ۳۵ رقبہ ۱۶۲۵ مربع گز۔

(۱۱) اراضی واقع چکوال متصل مسجد احمدیہ رقبہ قریباً دس مرلہ۔

المشتہر:۔ خاکسار شیخ محمد الدین مختار عام صدر انجمن احمدیہ ربوہ تحصیل چنیوٹ ضلع جھنگ۔

حفظان صحت

ہاضمہ اور آلات ہضم

ہماری خوراک کیمیاوی اعتبار سے بہت پیچیدہ نوعیت کی ہوتی ہے۔ ہر شخص اجزاء کے طور پر سادہ مادہ و مرکبات کی نوعیت کے مختلف الاجزاء مادوں کے فرق سے واقف ہے۔ مرکبات میں متعدد اجزاء کے جوہر باہم پیوستہ ہوتے ہیں۔ جوہروں کی تعداد زیادہ ہونے کی وجہ سے ان کی ترتیب بھی زیادہ پیچیدہ ہوتی ہے۔ اور مادے کے زیادہ مختلف الاجزاء ہونے کا بھی امکان ہوتا ہے۔ کاربوہائیڈریٹ (آکسیجن اور ہائیڈروجن کے کاربن کا مرکب) روغنیات و پروٹین والی مختلف صورتوں کی جو غذا ہم کھاتے ہیں۔ انہیں سادہ مادوں میں تحلیل کرنا نظام ہضم کا کام ہے۔ تا کہ وہ بدن میں جذب ہو سکے۔

آلات ہضم میں منہ۔ دانت۔ زبان اور لعابدار غدود۔ غذا کی نالی معدہ اور چھوٹی بڑی آنتیں شامل ہیں۔ بڑی آنت میں سے غذا کا وہ حصہ گزرتا ہے۔ جو جسم کے لئے ناکارہ ہوتا ہے۔

لعاب دہن منہ کے لعابدار غدودوں میں سے نکلتا ہے۔ لعاب دہن کے بہت سے کام ہیں۔ یہ منہ اور دانتوں کو صاف کرتا ہے۔ اور ان میں سے غذا کے ذروں کو دور کرنے میں مدد دیتا ہے۔ جو بیماری کے جراثیم پیدا ہونے کے باعث ہو سکتے ہیں۔ یہ منہ اور ہونٹوں کو تر اور چکنا رکھتا ہے۔ تا کہ وہ گویائی کا کام کر سکیں۔ پس اگر لعاب دہن خشک ہو جائے۔ تو بولنے میں بہت دشواری ہوتی ہے۔

لعاب دہن غذا کے ساتھ مل کر اسے اور زیادہ نرم و ملائم بنا دیتا ہے۔ اور وہ زیادہ آسانی کے ساتھ نگلی جا سکتی ہے۔ یہ غذا کو تحلیل کرتا ہے۔ اور اس عمل تحلیل کے باعث غذا میں ذائقے کی حس پیدا ہوتی ہے۔

سب سے بڑھ کر یہ کہ اس لعاب دہن میں ٹیالین (Ptyalin) نامی ایک کیمیائی خمیر بھی ہوتا ہے۔ اس کیمیائی خمیر میں ایسے مادے شامل ہیں۔ جو کیمیائی عمل میں سرعت پیدا کرتے ہیں۔ اور اگر یہ نہ ہوتے۔ تو کیمیاوی عمل یا تو بہت سست ہوتا۔ یا بالکل ہی نہ ہوتا۔ کیمیائی خمیر کاربوہائیڈریٹ کو شکر میں تبدیل کر دیتا ہے۔

منہ کی غذا کو دانت چبا کر لعاب دہن کے عمل سے نگلنے کے قابل بناتے ہیں۔ اور زبان کے پٹھوں کی حرکت اسے غذا کی نالی میں پہنچاتی ہے۔ اور غذا کی اس نالی کے ذریعے خوراک معدے میں پہنچتی ہے۔

معدے میں غذا کو ہضم کرنے کے لئے دو قسم کے رس موجود ہوتے ہیں۔ معدے کے بعض غدود ایک ایسا مرکب بناتے ہیں۔ جس میں ہائیڈروکلورک تیزاب کی کافی مقدار ہوتی ہے۔

اس تیزاب کا ہونا بھی ضروری ہے۔ کیونکہ معدے کے کیمیائی خمیر صرف تیز تیزابی محلول کی موجودگی میں ہی مناسب طور پر کام کر سکتے ہیں۔ رینین اور پیپسین (جوہر ہضم) دو کیمیائی خمیر معدے میں تیار ہوتے ہیں۔ رینین دودھ میں سے پروٹینی ✲

✲ اجزاء کو علیحدہ علیحدہ کرتا ہے۔ پھر پیپسین کا عمل ان اجزاء پر شروع ہوتا ہے۔ پیپسین کافی ہوئی غذا کے پروٹینوں کو بھی تحلیل کرتا ہے۔

غذا معدے سے گزر کر چھوٹی آنت میں پہنچتی ہے جو طویل اور ایک کنڈلی نما نلی کی صورت میں ہوتی ہے۔ نلی کی اندرونی دیواروں میں انگلیوں کی مانند بے شمار دندانے ہوتے ہیں۔ جو سطح کو بڑھاتے ہیں۔ اور اس کے ذریعہ عمل تحلیل انجام پاتا ہے۔ انگلیوں کے مشابہ ہر دندانے کے اندر خون کی ایک نالی ہوتی ہے۔ اور دوسری نالی میں لف نام کی ایک ۵ سیال شے ہوتی ہے۔ روغنی مادہ دوسری نالی میں چلا جاتا ہے۔ اور غذا کے دیگر مادوں کی تحلیل شدہ پیداوار خون کی نالی میں چلی جاتی ہے۔ یہیں پر نمک اور پانی خون میں جذب ہوتے ہیں۔ لیکن پانی کی زیادہ مقدار بڑی آنت میں ہضم ہوتا ہے۔ یہ بڑی آنت دائرہ ہضم ہی کا حصہ ہے۔ اور اس کے فوراً ہی بعد چھوٹی آنت شروع ہو جاتی ہے۔ اور یہاں [illegible]

(بقیہ لیڈر صفحہ ۲ سے آگے)

کی حکومت کے ساتھ جوان کے تعلقات رہے ہیں۔ وہ اس ٹکڑے سے صاف واضح ہیں۔ جب جنرل نجیب نے اخوان کو حکومت میں حصہ دینا چاہا۔ تو الاخوان نے سو فیصدی اقتدار کا مطالبہ کیا۔

بے شک ہم مان لیتے ہیں۔ کہ الاخوان پر مصر میں ظلم و ستم ہوا ہوگا۔ مگر کیا دنیا میں کوئی حکومت ہے۔ جو کسی ایسی پارٹی کو ملک میں برداشت کرے۔ جس کی تاریخ ایسی سرگرمیوں کی آئینہ دار ہو۔ جن کا مقصد ملک کے اقتدار پر بالجبر قبضہ کرنا ہو۔

پھر سوال یہ ہے۔ کہ کیا اسلام میں قانوناً قائم شدہ حکومت کے خلاف بغاوت کر کے اس طرح فوجی انقلاب لا کر اقتدار پر قبضہ کرنا جائز ہے۔ خواہ انقلاب لانے والا سازشی گروہ خالص اسلامی حکومت ہی کیوں نہ قائم کرنا چاہتا ہو۔ اگر جائز ہے۔ تو ہم پوچھتے ہیں۔ کہ جن لوگوں نے طاقت سے حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خلافت سے برطرف کرنے کے لئے ان پر چڑھائی کی۔ اور آخر انہیں شہید کر دیا۔ اور پھر ان خوارج کا جن کا دعویٰ تھا۔ کہ ان الحکم الا للہ اور جنہوں نے حضرت علی کرم اللہ وجہہٗ کے خلاف بغاوت کی کیا قصور تھا؟

فارن سروس میں مَیں خود کسی کا تقرر نہیں کرتا۔ تمام تقرریاں پبلک سروس کمیشن کی سفارش پر کی جاتی ہیں

میں نے وزیر اعظم پر واضح کر دیا تھا کہ اگر وہ سمجھتے ہیں کہ مجھے کسی وجہ سے مستعفی ہو جانا چاہئیے تو میں ایک لمحہ کے نوٹس پر دستبردار ہونے کے لئے تیار ہوں

تحقیقاتی عدالت میں وزیر خارجہ پاکستان آنریبل چوہدری محمد ظفر اللہ خان کا بیان (گذشتہ سے پیوستہ)

فسادات پنجاب کی تحقیقاتی عدالت میں پاکستان کے وزیر خارجہ آنریبل چوہدری محمد ظفر اللہ خان نے جماعت اسلامی کے وکیل مسٹر نذیر احمد کی جرح کے جواب میں ۱۹ رجنوری کو جو بیان دیا اس کا ایک حصہ المصلح کی گذشتہ اشاعت میں آچکا ہے۔ وکیل کی مزید جرح کے جواب میں آپ کے بیان کا بقیہ حصہ درج ذیل ہے۔

سوال:۔ امام جماعت کا مرتبہ کیا ہے؟ کیا عقائد سے متعلق امور کے بارے میں وہ جو کچھ فرماتے ہیں وہ اراکین جماعت کے لئے قانون کا درجہ رکھتا ہے؟

جواب:۔ اگر کوئی شخص کسی مخصوص عقیدے سے اتفاق نہیں رکھتا تو وہ اعلان کرے گا کہ وہ اس جماعت کا رکن نہیں ہے۔ جو انہیں امام تسلیم کرتی ہے۔

سوال:۔ کیا یہ صحیح ہے کہ آپ نے قائد اعظم کی نماز جنازہ میں شرکت نہیں کی تھی؟

جواب:۔ میں نے نماز میں تو شرکت نہیں کی تھی۔ لیکن میں جنازہ کے جلوس میں شریک تھا۔ اس ضمن میں یہ امر یاد رکھنے کے قابل ہے کہ نماز جنازہ مولانا شبیر احمد عثمانی نے پڑھائی تھی۔ جن کے نزدیک میں کافر مرتد تھا اور واجب القتل تھا۔

سوال:۔ کیا آپ کسی نہ کسی شکل میں اس زمین کے حصول کا ذریعہ بنے تھے یا جماعت کے لئے ممد ہوئے تھے۔ جس پر کہ اب ربوہ واقع ہے؟

جواب:۔ میں نہیں سمجھتا کہ زمین کے حصول کے لئے جو اصل گفت و شنید ہوئی تھی۔ اس کے ضمن میں کسی موقعہ پر بھی میں نے کوئی حصہ لیا تھا۔ زمین حاصل ہو جانے کے بعد ٹیکنیکل قسم کی بعض مشکلات پیدا ہوئی تھیں مجھے یاد ہے کہ میں نے ان کے بارے میں مسٹر دولتانہ اور مسٹر دستی سے بات کی تھی۔

سوال:۔ کیا تقسیم سے قبل آپ مسلم لیگ کے ممبر تھے؟

جواب:۔ ۱۹۴۱ء میں فیڈرل کورٹ کا جج مقرر ہونے سے پہلے میں مسلم لیگ کا ممبر تھا۔ تاہم ۱۹۳۵ء سے ۱۹۴۱ء تک کے عرصہ میں جبکہ میں مرکزی کابینہ میں وزیر تھا۔ میں نے لیگ کی کارروائیوں میں سرگرمی سے حصہ نہیں لیا۔

سوال:۔ کیا ۱۹۴۶ء میں لیگ کی ہدایت کے تحت آپ نے اپنا خطاب واپس کیا تھا؟

جواب:۔ مجھے ایسی کسی ہدایت کا علم نہیں ہے۔ لیکن میں نے تقسیم کے بعد سے اپنا خطاب استعمال نہیں کیا ہے۔

سوال:۔ ایک یہ شکایت ہے کہ آپ حکومت کے دفاتر میں خواہ وہ آپ کا اپنا وزارتی محکمہ ہو یا کوئی اور ڈیپارٹمنٹ آپ اپنی جماعت کے ممبران کو ترجیح دیتے رہے ہیں۔ کیا اس شکایت میں کوئی صداقت ہے؟

جواب:۔ جہاں تک میرے اپنے وزارتی محکموں کا تعلق ہے۔ صورت حال یہ ہے کہ میں فارن سروس میں خود کسی کا تقرر نہیں کرتا۔ فارن سروس کی تمام تقرریاں پبلک سروس کمیشن کی سفارش پر کی جاتی ہیں۔ میرے علم کے مطابق فارن سروس کے کل اسی یا سو افراد میں سے صرف چار اشخاص جماعت احمدیہ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان میں سے ایک تو پہلے ہی سے منسٹری میں تھا اور مجھے یقین ہے کہ وہ ہندوستان سے "آپٹ" کرکے آیا تھا۔ وہ قبل از تقسیم ہی سے سرکاری ملازم ہے اور منسٹری میں میرے وزیر خارجہ بننے سے پہلے ہی موجود تھا ان میں سے ایک اور شخص تقسیم سے قبل مقابلے کے ایک امتحان کے ذریعے منتخب کیا گیا تھا باقی دو بعد میں پبلک سروس کمیشن کی معرفت منتخب کئے گئے ہیں۔ لیکن جب ان کا انتخاب عمل میں آیا تھا تو وہ دونوں ہی پہلے سے سرکاری ملازم تھے ان تین میں سے جنہیں تقسیم کے بعد فارن سروس میں لیا گیا ہے دو کے بارے میں تا وقتیکہ وہ سروس میں داخل نہ ہو گئے۔ مجھے یہ بھی معلوم نہیں تھا کہ وہ احمدی ہیں۔ میرے پرائیویٹ سیکرٹری اور پرسنل اسسٹنٹ کی صرف دو آسامیاں ایسی ہیں جن پر کسی کو مقرر کرنے کا مجھے خود اختیار حاصل ہے ان میں سے کسی ایک آسامی پر بھی کبھی کوئی احمدی مامور نہیں ہوا۔ وزارتی دفاتر یا بیرونی ممالک میں منسٹیریل سروسز کی بھرتی سے بھی میرا کوئی تعلق نہیں ہے۔ میرے علم کے مطابق ہمارے بیرونی سفارتخانوں میں منسٹیریل سروسز کی آسامیوں پر صرف تین احمدی کام کر رہے ہیں۔ ان میں سے کسی ایک کی تقرری سے بھی میرا کوئی تعلق نہیں تھا۔ ان میں سے دو تو تقسیم سے پہلے بھی منسٹیریل آسامیوں پر کام کر رہے تھے۔ اور تیسرے کے متعلق میرا خیال ہے کہ اسے بھرتی ہی کسی بیرونی ملک میں کیا گیا تھا۔ اس کے سرکاری ملازمت میں داخل ہونے کے کافی عرصہ بعد تک بھی مجھے یہ علم نہیں تھا کہ وہ احمدی ہے

جہاں تک تمام دوسری منسٹریوں کی سرکاری ملازمتوں کے آفیسرز گریڈ میں بھرتی کا تعلق ہے میرے خیال میں وہ بھی پبلک سروس کمیشن کے ذریعہ ہی عمل میں آتی ہے۔ میں نے کسی موقعہ پر بھی بالواسطہ یا بلاواسطہ کسی شخص کی تقرری کے سلسلے میں خواہ وہ احمدی ہو یا غیر احمدی پبلک سروس کمیشن کے کسی ممبر پر اثر ڈالنے کی کوشش نہیں کی۔ میرے علم کے مطابق کوئی احمدی نہ تقسیم سے قبل اور نہ تقسیم کے بعد مرکزی یا کسی صوبائی پبلک سروس کمیشن کا صدر یا ممبر رہا ہے۔

سوال:۔ کیا وزارت صنعت کے ڈپٹی ڈائرکٹر جنرل چوہدری بشیر احمد اور وزارت خوراک کے جائنٹ سیکرٹری شیخ اعجاز احمد آپ کے دوست ہیں اور احمدی ہیں؟

جواب:۔ ہاں وہ میرے دوست ہیں اور احمدی بھی ہیں۔ البتہ شیخ اعجاز احمد اب ریٹائرڈ ہو گئے ہیں۔

سوال:۔ کیا ابتداء میں آپ نے انہیں سرکاری ملازمت دلائی تھی؟

جواب:۔ نہیں

وکیل نے مسٹر سعید ملک کی طرف سے ہدایات ملنے اور ذمہ داری کا احساس دلائے جانے پر حسب ذیل سوالات کئے

سوال:۔ کیا یہ ایک حقیقت ہے کہ جماعت احمدیہ کے موجودہ امام مرزا بشیر الدین محمود احمد کے بھائی مرزا شریف احمد اور ان کے صاحبزادے مرزا ناصر احمد کو فسادات کے زمانے میں مارشل لاء کی عدالت نے سزا دی تھی؟

جواب:۔ ہاں

سوال:۔ کیا مارشل لاء کا دور ختم ہونے کے بعد جلد ہی انہیں رہا کر دیا گیا تھا؟

جواب:۔ مجھے نہیں معلوم کہ وہ مارشل لاء کے خاتمے سے پہلے ہی رہا کر دیئے گئے تھے یا اس کے بعد۔

سوال:۔ مجھے جو بتایا گیا ہے وہ یہ ہے کہ آپ نے حکام سے ملکر جن میں گورنر جنرل وزیر اعظم اور دفاع کے سیکرٹری کرنل اسکندر مرزا شامل تھے ان کی رہائی کے معاملے میں دلچسپی لی اور انہیں رہا کرایا

جواب:۔ انہیں ان کی اپیلوں پر رہا کیا گیا تھا اور میرا خیال ہے کہ ایسا گورنر جنرل کے حکم سے ہوا تھا۔ ممکن ہے کہ دوسری سرکاری مشینری کا بھی اس میں دخل ہو۔ لیکن اس کا مجھے علم نہیں۔ لیکن جہاں تک واقعہ کا تعلق ہے ایک کانفرنس میں جس میں صوبوں کے گورنر وزراء وزراء اعلیٰ کابینہ کے اراکین اور خود گورنر جنرل بھی شریک تھے اس معاملے کا برملا ذکر ہوا تھا اور حاضرین میں سے ایک سربرآوردہ ہستی نے ان دونوں کی سزا کو ایک ظالمانہ مثال قرار دیا تھا۔ یہ بات سب کے علم میں تھی اور بالعموم اس کا اعلانیہ طور پر اعتراف کیا گیا تھا۔ ایک خفیہ گشتی رپورٹ بھی کابینہ کے تمام ممبران کو بھجوائی گئی تھی۔ یہ درج تھا کہ ان سزاؤں سے رائے عامہ کو سخت صدمہ پہنچا ہے۔

عدالت کا سوال:۔ ان لوگوں کو کس بناء پر سزائیں دی گئی تھیں اور ان کے خلاف الزامات کیا تھے؟

جواب:۔ جہاں تک میری معلومات کا تعلق ہے واقعات یہ تھے۔ کہ مرزا ناصر احمد نے مارشل لاء کے قواعد کے تحت اپنے آتشیں اسلحہ سے حکام متعلقہ کو اطلاع دیدی تھی اور اس کے بارے میں باقاعدہ اجازت نامہ حاصل کر لیا تھا۔ کچھ عرصہ بعد ان کے مکان کی تلاشی لی گئی۔ ان کی اہلیہ کے صندوق میں سے ایک جڑاؤ خنجر برآمد ہوا۔ جس کی حیثیت خاندانی میراث میں یادگار کے طور پر تھی۔ کیونکہ ان کے والد مالیر کوٹلہ کے خوانین میں سے تھے۔ اور نواب مالیر کوٹلہ کے قریبی رشتے دار تھے۔ وہ مرحوم نواب سر ذوالفقار علی خاں کے بڑے بھائی تھے یہ جڑاؤ خنجر والد نے اپنی بیٹی کی شادی پر اسے بطور تحفہ دیا تھا۔

اس بناء پر کہ ان کی اہلیہ کے صندوق میں سے دیگر زیورات کے ساتھ یہ خنجر بھی ملا تھا مرزا ناصر احمد ایم۔ اے (آکسن) پرنسپل تعلیم الاسلام کالج کو پانچ سال قید سخت اور دس ہزار روپے جرمانے کی سزا دی گئی۔

مرزا شریف احمد صاحب کا معاملہ بھی ایسے ہی پس منظر کا حامل ہے اپنے آتشیں اسلحہ کا اعلان کرنے اور حکام سے باقاعدہ اجازت نامہ حاصل کرنے کے کچھ عرصہ بعد ان کے مکان کی بھی تلاشی لی گئی وہ پریسین مینوفیکچرنگ کمپنی کے مینیجنگ ڈائریکٹر تھے کمپنی جو مال بھی تیار کرتی تھی اس کا اسے باقاعدہ لائسنس ملا ہوا تھا۔ مکان کے ایک کمرہ میں کمپنی کا رجسٹرڈ آفس تھا۔

گذشتہ سال کے دوران میں کمپنی کو فوجی حکام کی طرف سے سنگین کا ایک نمونہ پیش کرنے کے لئے کہا گیا کمپنی نے اس کی تعمیل کر دی۔ فوجی حکام نے منظور کردہ

(باقی صفحہ ۲ پر)

مرکز اگر سخت پالیسی اختیار کرتا تو حکومت پنجاب تھوڑی سی کوشش سے بھی صورت حال پر قابو پا سکتی تھی

حالات اس وجہ سے خراب ہوئے کہ خواجہ ناظم الدین کوئی فیصلہ کرنے پر مائل نہیں تھے

تحقیقاتی عدالت میں میاں ممتاز دولتانہ کے وکیل مسٹر یعقوب علی خان کی بحث

گزشتہ سے پیوستہ

لاہور ۱۱ر فروری۔ فسادات پنجاب کی تحقیقاتی عدالت میں پنجاب کے سابق وزیر اعلیٰ میاں ممتاز دولتانہ کے وکیل مسٹر یعقوب علی خان نے کل اپنے دلائل پیش کرتے ہوئے کہا۔

مسٹر دولتانہ نے احرار کو عوام سے بے تعلق کر دینے کی کوشش کی۔ لیکن وہ ناکام رہے

مسٹر یعقوب علی خان نے کہا کہ اس مسئلے کو حل کرنے کے صرف تین ہی طریقے تھے ہو یہ سب کے سب مرکز کے اختیار میں تھے۔ ان مطالبات کو منظور یا مسترد کر دیا جاتا یا عوام سے کہا جاتا۔ کہ وہ کسی ایسے موزوں وقت کا خاموشی سے انتظار کرتے رہیں جب مملکت۔ کسی خاص مشکل سے دوچار نہ ہو۔

وکیل موصوف نے بتایا کہ ان باتوں کو اپنے ذہن میں رکھتے ہوئے ہوم سیکرٹری نے اپنے نوٹ میں یہ مشورہ دیا تھا۔ کہ مرکز سے پالیسی کے بارے میں کوئی واضح ہدایات یا کم از کم مرکز کے منشا کے بارے میں کوئی واضح رہنمائی حاصل کر لی جائے۔ چنانچہ مشورے کے تحت مسٹر دولتانہ نے اس معاملہ کو مرکز کے سامنے پیش کیا۔

۱۲ر جولائی کو احراریوں کے مختلف مقدمے واپس لینے، سزا یافتہ لیڈروں کو رہا کرنے اور مسجدوں سے دفعہ ۱۴۴ اٹھانے کا جو فیصلہ کیا گیا تھا۔ اس کا ذکر کرتے ہوئے مسٹر یعقوب علی خان نے کہا۔ کہ یہ فیصلہ انسپکٹر جنرل پولیس کے مشورے سے کیا گیا تھا۔

وکیل موصوف نے مزید کہا۔ کہ حکومت کے چار افسر اس بات پر متفق تھے۔ کہ یہ فیصلہ مناسب مصلحت آمیز اور بروقت ہے۔

وکیل موصوف نے اپنے اس دعوے کی حجت میں چند فائلوں نوٹوں اور رپورٹوں کا حوالہ دیتے ہوئے یہ بھی کہا۔ کہ اس فیصلے کے بعد ایجی ٹیشن کا زور بتدریج ٹوٹ رہا تھا۔ اور اس کے بعد پنجاب میں کوئی خاص واقعہ رونما نہیں ہوا تھا۔

مسٹر دولتانہ کے وکیل نے بتایا کہ تحریک میں علماء کے شامل ہو جانے کی وجہ سے ایجی ٹیشن کا رنگ کسی قدر سنجیدہ بھی ہو چلا تھا۔ اور اس تحریک کی قیادت تنہا احرار کے ہاتھ میں نہیں رہ گئی تھی۔

انہوں نے کہا کہ ۱۲ر جولائی کے اس فیصلے کو جو احرار کی طرف سے تقسیم دہانی کا باعث بنا تھا۔ کسی حد تک مفید بھی سمجھا گیا تھا۔ وکیل موصوف نے کہا کہ یہ باور کرنے کی کوئی وجہ موجود نہیں ہے۔ کہ فیصلہ کسی بری نیت سے کیا گیا تھا۔

احرار کی سابقہ تاریخ اور ماضی کے تجربے کے باوجود یہی مناسب سمجھا گیا تھا۔ کہ ان سے وعدہ لے لیا جائے۔ چنانچہ اس سلسلے میں ان سے جو بیان حاصل کیا گیا تھا۔ اس میں عوام سے یہ اپیل کی گئی تھی۔ کہ وہ پر امن رہیں۔ اور احمدیوں کی سلامتی و حفاظت کے ضامن بن جائیں۔

وکیل موصوف نے مزید کہا۔ کہ اگر احرار نے سنجیدگی کے ساتھ یہ اعلان جاری نہیں کیا تھا۔ اور اگر وہ اپنے اس اعلان سے منحرف ہو جانے کا ارادہ بھی رکھتے تھے۔ پھر بھی ان کے اس اعلان یا اپیل کا عوام پر خاطر خواہ اثر ہوا۔ اور اس کے بعد احرار خود آئین شکنی کے مرتکب ہوتے تو عوام کی ناراضگی کے مول لئے بغیر ان کے خلاف کارروائی کی جا سکتی تھی۔

مسٹر دولتانہ کے وکیل نے کہا۔ کہ جولائی کے اس فیصلے سے واضح نتیجہ اخذ کیا جا سکتا ہے۔ کہ پانچ دریاؤں کے اس دیس میں امن و امان قائم رکھنے کے متعلق مسٹر دولتانہ کو بڑی فکر تھی۔

۲۶ اور ۲۷ر جولائی ۱۹۵۲ء کے مسلم لیگ کے اجلاس میں جو قرارداد منظور کی گئی۔ اس کا ذکر کرتے ہوئے مسٹر دولتانہ کے وکیل نے اس وقت کا پس منظر بیان کیا۔ اور کہا۔ کہ ہر شخص چاہتا تھا۔ کہ جو قرارداد منظور کی جائے۔ اس میں احمدیوں کو اقلیت قرار دینے اور چوہدری محمد ظفر اللہ خان کو برطرف کرنے کی سفارش کی جائے۔

وکیل نے کہا۔ کہ اگر ایسی قرارداد منظور کر دی جاتی۔ تو مرکزی مسلم لیگ کے ہاتھ جکڑے جاتے مگر مسٹر دولتانہ جد و جہد میں بے بغیر اس اجلاس میں کونسلروں کو تین گھنٹے تک قائل کرتے رہے۔ اور انہوں نے یہ دھمکی تک بھی دی کہ اگر سنجیدگی اور متانت سے اس مسئلے پر نہ سوچا گیا۔ تو وہ مستعفی ہو جائیں گے۔ بالآخر لیگ کونسل میں کثرت رائے سے ایک قرارداد منظور کرنے میں کامیاب ہو گئے۔ یہ قرارداد محض دولتانہ ہی کی کوشش کا نتیجہ تھی۔

انہوں نے کہا۔ کہ چونکہ مطالبہ بڑا مقبول تھا اس لئے اس مسئلہ پر غور یا قرارداد پاس کرنا ناممکن نہ تھا۔

وکیل نے مزید عرض کیا۔ کہ مرکزی حکومت کو آٹھ مہینے کی ایک معقول مہلت ملی ہے۔ کہ وہ کوئی فیصلہ کرتی۔ اور اس طوفان کو روک لیتی جو کراچی میں جولائی ہی سے برپا ہو گیا۔

سارے ملک میں مسٹر دولتانہ ہی ایک واحد سیاستدان تھے جو اس مسئلہ کا سامنا کر رہے تھے۔ لیگ کونسل کی منظور شدہ قرارداد کے اس حصے کا ذکر کرتے ہوئے جس میں احمدیوں کو کافر کہا گیا تھا۔ وکیل موصوف نے کہا۔ کہ یہ حصہ قرارداد میں ان کے مشتعل جذبات پر قابو پانے کے لئے شامل کیا گیا تھا۔ ورنہ اس کے بغیر کونسل میں کوئی بھی مسٹر دولتانہ کی بات نہ سنتا۔

انہوں نے کہا۔ کہ اس اعلان سے کوئی نقصان بھی نہیں پہنچا۔ کیونکہ ۲۶ر جولائی ۵۲ء کے بعد سے کسی ایک عالم نے بھی اس عقیدے سے اختلاف نہیں کیا۔ کہ احمدی کافر ہیں۔

دلائل کا سلسلہ جاری رکھتے ہوئے مسٹر یعقوب علی خان نے کہا۔ کہ اگست ۱۹۵۲ء کے شروع میں کراچی کی اعلیٰ سطح کی کانفرنس مطالبات پر غور کرنے اور ان کے متعلق کوئی فیصلہ کرنے کے لئے ہوئی۔ انہوں نے کہا۔ خواجہ ناظم الدین گومگو کی کیفیت جاری رکھنے کے ذمہ دار تھے۔ کیونکہ انہوں نے کبھی مطالبات پر غور نہیں ہونے دیا۔ اور پورے مسئلہ کا رخ بدل دیا۔ مسٹر یعقوب علی خان نے اس خیال کا اظہار کیا۔ کہ مطالبات کے متعلق خواجہ ناظم الدین کے تذبذب کی ممکن ہے۔ کہ یہ وجہ رہی ہو کہ وہ برابر علماء سے گفت و شنید کر رہے تھے۔ جو ۲۶ر فروری ۱۹۵۳ء تک جاری رہی

مسٹر دولتانہ کے وکیل نے کہا۔ کہ کانفرنس میں سرحد کی نمائندگی صوبہ کے وزیر اعلیٰ خان عبد القیوم خان نے کی تھی۔ جن کی رائے یہ تھی۔ کہ تحریک کے محرکوں کے خلاف سخت کارروائی عوام پر اس کے رد عمل کے پیش نظر ریاست کے مفاد کے لئے مضر ہو گی۔

انہوں نے کہا۔ کہ مسٹر دولتانہ کی یہ رائے تھی۔ کہ اس میں شک نہیں کہ رائے عامہ تحریک کے حق میں ہونے کی وجہ سے صورت حال پریشان کن ضرور ہے۔ لیکن مرکز نے اگر سخت پالیسی اختیار کی۔ تو حکومت پنجاب تھوڑی سی کوشش کے بعد صورت حال سے پوری طرح نپٹنے میں کامیاب ہو سکتی ہے۔

مسٹر دولتانہ کے وکیل نے اس بات پر زور دیا کہ مسٹر دولتانہ چاہتے تھے۔ کہ مطالبات اور تحریک کے متعلق مرکز پالیسی کو واضح طور پر بیان کر دے تاکہ پورے پاکستان میں یکساں پالیسی کی ضمانت

کی جاسکے۔ کیونکہ یہ مسئلہ نہ صرف کل پاکستان نوعیت کا تھا۔ بلکہ اس سے آئینی مسائل بھی پیدا ہوتے تھے۔ جسے صرف مرکز طے کرسکتا تھا۔

انہوں نے کہا۔ کہ جب ایک ہمسایہ صوبے میں ایک وزیر اعلانیہ طور پر جلوسوں میں شرکت کررہا تھا۔ احمدیوں کے خلاف جلسوں میں تقریریں کررہا تھا۔ اور نعرے لگا رہا تھا۔ اور اس مسئلہ پر گالیاں دے رہا تھا۔ تو عوام کی ہمدردی اپنے سے ہٹا کر تحریک کے محرکوں کے خلاف سخت کاروائی کیسے کرسکتے تھے۔

مسٹر دولتانہ کے وکیل نے کہا۔ کہ کراچی کا بھی یہی حال تھا جہاں مرکزی حکومت کی عین آنکھوں کے سامنے احمدیوں کے خلاف تحریک چلائی جارہی تھی۔ احمدیوں کو اجازت دی جارہی تھی۔ کہ وہ پولیس کی حفاظت میں جلسے کریں۔ اور کراچی کے اخباروں میں اشتعال انگیز مضامین شائع ہورہے تھے۔

مسٹر دولتانہ کے وکیل نے کہا۔ کہ مسٹر دولتانہ نے متعدد مواقع پر مرکز پر زور دیا تھا کہ وہ مطالبات کے متعلق کوئی واضح اور غیر مبہم فیصلہ کرے۔ تاکہ پنجاب کے سرکاری افسروں کو صورت حال سے نپٹنے کا مناسب موقع مل سکے۔

انہوں نے اس بات پر زور دیا۔ کہ مسٹر دولتانہ نے خواجہ ناظم الدین سے واضح طور پر کہہ دیا تھا۔ کہ سخت پالیسی اور اس کے ساتھ ہی ساتھ سیاسی کاروائی کے بغیر وہ صوبے میں اس طرح امن و امان قائم نہیں رکھ سکیں گے۔ جیساکہ انہیں رکھنا چاہیئے یا وہ رکھ سکتے ہیں

مسٹر یعقوب علی خان نے کہا۔ کہ ۲۶ اور ۲۷ فروری کی درمیانی شب میں مرکزی حکومت نے جب اچانک ایک اعلانیہ جاری کرنے کا فیصلہ کیا۔ تو صوبے کے امن و امان میں خلل پڑ گیا۔ اور اس کی وجہ ممکن ہے یہ ہو کہ انہیں خفیہ طور پر جو اطلاع دی گئی۔ وہ صحیح نہیں تھی۔ لیکن ان کے اس بیان کے سلسلے میں نیت پر شک نہیں کرنا چاہیئے۔ کہ مرکز اگر کوئی کاروائی کرنے کا فیصلہ کرتا۔ تو امن و امان برقرار رکھا جاسکتا تھا۔

مسٹر دولتانہ کے وکیل نے کہا۔ کہ مرکزی حکومت نے مطالبات کی منظوری کی غلط امیدیں پیدا کرکے علماء کو جیل میں بند کرنے کی کاروائی اس قدر اچانک کی۔ کہ اس کا بھی صورت حال پر اثر پڑا۔ اس کے علاوہ یہ نہیں کہا جاسکتا۔ کہ اس وقت کی صورت حال وہی تھی۔ جو شروع اگست ۱۹۵۲ء میں تھی۔

مسٹر یعقوب علی خان نے کہا۔ کہ خواجہ ناظم الدین نے خود یہ پوزیشن تسلیم کرلی تھی۔ کہ وہی ایسے شخص تھے۔ جو مطالبات کے متعلق فیصلہ کرسکتے تھے۔ انہوں نے یہ بھی کہا۔ کہ پنجاب کے وزیر اعلیٰ اور صوبائی مسلم لیگ کی صدر کی حیثیت سے مسٹر دولتانہ کا فرض تھا۔ کہ وہ اپنے وزیر اعظم اور صدر کو اطلاع کردیں کہ ان کے صوبے میں ایک طوفان اٹھنے والا ہے اور ان سے جلد فیصلے پر اصرار کریں

انہوں نے کہا۔ کہ فیصلے کی درخواست کا مقصد تحریک کا رخ کراچی کی جانب موڑنا نہیں تھا۔ انہوں نے کہا۔ کہ مسٹر دولتانہ اگر تحریک کو کراچی کی جانب کسی خاص نہج پر چلانا چاہتے تو وہ مطالبات کے حق میں مسلم لیگ کونسل اور مسلم لیگ اسمبلی پارٹی میں اس درخواست کے ساتھ قراردادیں منظور کرالیتے۔ کہ مرکز انہیں منظور کرلے

مسٹر دولتانہ نے کوشش کی۔ کہ یہ صورت حال پیدا ہی نہ ہونے پائے۔ اس لئے اس نظریے میں کوئی وزن نہیں ہے۔ کہ مسٹر دولتانہ تحریک کا رخ کراچی کی جانب موڑنا چاہتے تھے۔

مسٹر دولتانہ کے وکیل نے کہا۔ کہ مطالبات کی حیثیت شروع ہی سے آئینی تھی۔ اور پنجاب کی صوبائی مسلم لیگ کی آخری جو قرارداد تھی موضوع کے اعتبار سے مسئلے کی نوعیت نہیں بدلی۔ یا کراچی کی جانب راستہ نہیں دکھایا۔

انہوں نے کہا۔ کہ پوری صورت اس وجہ سے خراب ہوئی۔ کہ خواجہ ناظم الدین کوئی فیصلہ کرنے پر مائل نہیں تھے۔ اور برابر انسان کی اختراعی صلاحیتوں پر بھروسہ کرتے رہے۔ کہ اس کی مدد سے مسئلہ کو حل کرنے کے لئے کوئی درمیانی راستہ نکال دیا جائے گا۔

مسٹر یعقوب علی خان نے کہا۔ کہ خواجہ ناظم الدین کا اگر یہ خیال تھا۔ کہ ایسی تحریکیں اسلامی ریاست میں اٹھتی ہی رہتی ہیں۔ تو انہیں اس بات پر غور کرنا چاہیئے تھا۔ کہ ایک عرصہ دراز تک مذہبی جذبات میں اشتعال پیدا کرنے کی اپیلوں کا نتیجہ اس کے علاوہ اور کچھ نہیں ہوسکتا۔ کہ تحریک متشدد روش اختیار کرلے۔

مسٹر دولتانہ کے وکیل نے کہا۔ کہ خواجہ ناظم الدین نے اپنی گواہی میں کہا ہے۔ کہ ان کے مذہبی عقائد کے مطابق مطالبات صحیح تھے۔ لیکن ان کو منظور کرنے کی راہ میں دشواریاں حائل تھیں۔ وہ عوام کو اپنا مافی الضمیر نہیں بتانا چاہتے تھے۔ کیونکہ یہ مطالبات کو مسترد کردینے کے مترادف تھا جس کی وجہ سے علماء سے ان کا براہ راست تصادم ہوجائے گا۔ اور وہ تحریک کو دبانے کے لئے قوت اس لئے استعمال نہیں کرنا چاہتے تھے کہ اس کا نتیجہ مسلمانوں کے کشت و خون میں ہوگا

یہ بیان کرتے ہوئے کہ کوئی شخص آج بھی پیشگوئی نہیں کرسکتا۔ کہ خواجہ ناظم الدین آخر کار کیا فیصلہ کرتے۔ مسٹر دولتانہ کے وکیل نے کہا۔ کہ علماء سے ان کی طویل کانفرنسیں اور ان کے مذہبی نقطہ نظر سے اس بات کی جانب اشارہ ہوتا ہے۔ کہ اس کا کافی امکان ہے۔ کہ وہ مطالبات کو منظور کرلیتے

مسٹر دولتانہ کے وکیل نے فاضل ججوں کے سامنے وکالت کی۔ کہ وہ محسوس کریں۔ کہ جب وزیر اعظم کو متضاد نظریات کا سامنا کرنا پڑ رہا تھا۔ اس وقت وزیر اعلیٰ کی پوزیشن کتنی افسوسناک تھی۔ وزیر اعظم نے ایک طرف تسلیم کرلیا تھا۔ کہ ان کے مذہبی عقائد اور علماء کے اعلان کے مطابق احمدیوں کے ساتھ عام مسلمانوں سے مختلف سلوک کرنا چاہیئے تھا۔ لیکن انہیں یہ بھی احساس تھا۔ کہ اس اقدام کا عالمی رائے پر کیا اثر پڑے گا۔

مسٹر دولتانہ کے وکیل نے کہا۔ کہ جب خواجہ ناظم الدین کو مطالبات کی صحت پر ذرا بھی شک و شبہ نہیں تھا۔ حکومت پنجاب کو یہ حق نہیں پہنچتا تھا۔ کہ وہ تحریک کو دبانے کے لئے سخت کاروائی شروع کرے۔

انہوں نے کہا۔ کہ مرکزی حکومت کے اگست کے اعلانیے سے یہ تاثر پیدا ہوتا تھا کہ وہ احمدی افسروں کے خلاف تھا۔ اور اس تاثر کو ایک اخبار میں نمایاں طور پر شائع ہونے والی ایک خبر سے اور بھی تقویت پہنچی تھی۔ جس میں کہا گیا تھا۔ کہ مطالبات منظور کرلئے جائیں گے۔

مسٹر دولتانہ کے وکیل نے کہا۔ کہ مرکز کی جانب سے کسی واضح پالیسی کا اعلان نہ ہونے کی وجہ سے امن و امان کی صورت حال سنگین ہوتی جارہی تھی۔

انہوں نے کہا۔ کہ اگست سے اور اس کے بعد مسٹر دولتانہ مرکز سے واضح پالیسی معلوم کرنے کی کوشش کرتے رہے۔ انہوں نے کہا کہ ۱۶ فروری ۱۹۵۳ء کو خواجہ ناظم الدین نے لاہور میں کہا تھا۔ کہ میں علماء سے گفت و شنید کررہا ہوں۔ اور میرا ارادہ یہ بھی ہے کہ مطالبے کے متعلق فیصلہ کرنے کے سلسلے میں عالم اسلامی کے علماء کا اجماع طلب کروں۔

۲۰ لاڑکانہ میں گھریلو صنعت کے تربیتی ادارے سکھول رہی ہے جس میں سندھی گھریلو صنعت سے متعلق خواہشمندوں کو فنی تربیت دی جائے گی

امریکی کانگرس کے ممبر ہائیڈروجن بم کا تجربہ دیکھیں گے

واشنگٹن ۱۵ فروری: یہاں سیاسی مبصرین کا خیال ہے۔ کہ ہائیڈروجن بم کے عملی تجربے اور ایٹمی ہتھیاروں کی آزمائش کے موقعہ پر امریکی کانگرس کے بہت سے ممبر موجود ہوں گے۔ نیشنل اٹیمک انرجی کمیشن نے ان تجربات کا مشاہدہ کرنے والے امریکی کانگرسیوں کے نام بتانے سے انکار کردیا۔ لیکن یہاں کے سیاسی حلقے بیان کرتے ہیں۔ کہ اب تک اس سلسلے میں جتنے تجربات ہوچکے ہیں۔ ان میں بھی بہت سے سینٹروں اور امریکن کانگرس کے ممبروں نے شرکت کی تھی۔

عراق و شام میں مصالحت کا امکان

قاہرہ ۱۵ فروری: مصر میں قومی رہنمائی کے وزیر میجر صلاح سلیم نے بتایا ہے۔ کہ مصر عراق و شام کے جھگڑے کو چکانے والی بات چیت میں براہ راست کوئی حصہ نہیں لے رہا۔ مذاکرات بیروت میں ہورہے ہیں۔ البتہ مصر کو ان تمام مذاکرات سے باخبر رکھا جارہا ہے۔ آپ نے توقع ظاہر کی ہے۔ کہ عرب اتحاد کے منافی کوئی بات چیت نہ ہونے پائے گی۔

امریکی صدر آئزن ہاور واشنگٹن پہنچ گئے

واشنگٹن ۱۵ فروری: امریکی صدر مسٹر آئزن ہاور اپنی ایک ہفتہ کی تعطیلات جارجیا میں سیر و شکار میں گذارنے کے بعد واپس آگئے ہیں اور سرکاری فرائض کی ادائیگی میں مصروف ہوگئے ہیں۔ آپ نے اپنے سرکاری طیارہ کولمبیا میں تشریف لائے اور ہوائی میدان سے سیدھے وہائٹ ہاؤس میں چلے گئے۔

مصر تمام ممالک سے دوستانہ تعلقات قائم رکھنا چاہتا ہے

قاہرہ ۱۵ فروری: مصر کے صدر اعظم جنرل نجیب نے اخباری نمائندوں کو بتایا کہ یہاں سے ترکی سفیر کے اخراج کی بابت حکومت ترکی نے جو احتجاج کیا تھا۔ اس کا سرکاری جواب تیار کرلیا گیا۔ آپ نے مزید کہا۔ کہ مصر ترکی اور دوسرے تمام ملکوں سے بھی دوستانہ تعلقات قائم رکھنے کا زبردست حامی ہے۔

سندھ میں گھریلو صنعت کیلئے تربیتی ادارہ

حیدرآباد ۱۵ فروری: معلوم ہوا ہے۔ کہ حکومت سندھ ایک لاکھ روپیہ کے خرچ سے حیدرآباد، نوابشاہ، سکھر اور

فسادات پنجاب کی تحقیقاتی عدالت میں چوہدری محمد ظفر اللہ خاں کا بیان

(بقیہ صفحہ ۵)

نمونہ اس رپورٹ کے ساتھ واپس کردیا کہ یہ مجوزہ اوصاف کے مطابق نہیں ہے۔ یہ رپورٹ جو پیش کردہ نمونے کے نقائص پر مشتمل تھی۔ اس کے ساتھ چسپاں تھی۔ یہ نمونہ اس کمرے کی ایک الماری میں سے برآمد ہوا۔ جو کمپنی کا باقاعدہ رجسٹرڈ آفس تھا۔ اس کمرے میں اس نمونے کی موجودگی کی بناء پر مرزا شریف احمد صاحب کو ایک سال قید سخت اور دس ہزار روپے جرمانہ کی سزا دی گئی۔

وکیل کے سوال:۔ آپ نے یہ تمام تفصیلات کہاں سے حاصل کیں؟

جواب:۔ یہ تفصیلات مجھے کچھ تو سرکاری رپورٹوں سے اور کچھ میری اپنی تحقیقات کے نتیجے میں معلوم ہوئیں۔ کیونکہ مجھے ان حضرات سے ہمدردی تھی۔ مجھے ٹیکنیکل تفصیلات کا تو علم نہیں۔ لیکن اتنا جانتا ہوں کہ انکو بھی سزا ہوئی تھی

سوال:۔ کیا آپ جنرل اعجاز الدین کو جانتے ہیں؟ کیا وہ احمدی ہیں؟

جواب:۔ ہاں ایک زمانہ میں وہ احمدی تھے لیکن عرصہ ہوا میری ان سے ملاقات نہیں ہوئی۔ اس لئے مجھے علم نہیں کہ اب وہ احمدی ہیں یا نہیں۔

سوال:۔ کیا یہ صحیح ہے کہ میاں ضیاء الدین احمدی ہیں؟

جواب:۔ وہ کبھی بھی احمدی نہیں تھے۔ فارن سروس کے افسر گریڈ کے سوا کوئی شخص بھی جو سفیر یا وزیر کے طور پر حکومت پاکستان کی طرف سے کسی سفارتی عہدے پر فائز ہوا احمدی نہیں ہے اور نہ ہی کوئی احمدی پہلے کبھی ایسے عہدے پر فائز رہا ہے۔

مجلس احرار کے وکیل مظہر علی اظہر کے سوالات

۲۰ر جنوری کو مجلس احرار کے وکیل مسٹر مظہر علی اظہر کی جرح کے دوران میں آپ سے دریافت کیا گیا کہ کیا آپ نے ۸ر اگست ۱۹۵۲ء کو کراچی کے احمدیہ ہال میں تقریر (دستاویزی ڈی۔ای۔۱۱۹) کی تھی۔

چوہدری محمد ظفر اللہ خاں نے جواب دیا میں نے کئی مواقع پر جمعہ کے خطبے دیئے ہیں۔ اور بعض اوقات دوسرے مواقع پر جماعت کے دیگر اجلاسوں میں بھی تقاریر کی ہیں۔ میں نے جو کچھ کہا ہوگا۔ یہ رپورٹ اس کی صحیح ترجمانی نہیں کرسکتی کیونکہ اس میں ایک یا دو واقعات کو بالکل غلط طریق پر بیان کیا گیا ہے۔ جہاں تک اپنے عہدے کے متعلق میرے نظریہ کا تعلق ہے میں اسے اپنے لئے ایک عزت سمجھتا ہوں۔ جو محض خدا کے فضل سے مجھے عطا ہوئی ہے نہ کہ میری کسی ذاتی خوبی کی بناء پر۔ میرے نزدیک یہ ایک امانت ہے اور ایک ایسی ذمہ داری ہے جسے مجھکو اپنی مرضی سے بے نیازی کیساتھ ہرگز رد نہیں کرنا چاہیئے دوسری طرف یہ امر بالکل واضح اور عیاں ہے کہ وزیراعظم کسی وقت بھی اپنے رفقاء کار میں سے ہر ایک سے اپنے عہدے سے دستبردار ہونے کا مطالبہ کرسکتے ہیں اس تمام ایجی ٹیشن کے دوران میں اسوقت کے وزیراعظم پر اچھی طرح واضح کردیا تھا کہ اگر وہ یہ سمجھتے ہیں کہ میں ایک بوجھ ہوں یا کسی اور وجہ سے مجھے مستعفی ہوکر حکومت سے علیحدہ ہوجانا چاہیئے تو میں ایک لمحے کے نوٹس پر دستبردار ہونے کیلئے تیار ہوں جس حد تک یہ رپورٹ اس نقطہ نظر کی آئینہ دار ہے اس حد تک یہ میری پوزیشن کی صحیح ترجمانی کرتی ہے۔

سوال:۔ آپ نے اس تقریر میں کہا ہے کہ ایک دوست نے آپ سے کہا تھا کہ آپ ان احسان فراموش لوگوں کو چھوڑ کر پاکستان سے باہر چلے آئیں۔ کیا یہ صحیح ہے؟

جواب:۔ اس ایجی ٹیشن کے دوران میں متعدد لوگوں نے خطوط کے ذریعہ بھی اور زبانی بھی یہ رائے دی تھی کہ مجھے اپنے عہدے سے مستعفی ہوجانا چاہیئے۔ ظاہر ہے کہ اگر میں مستعفی ہوتا ہوں۔ تو میں حکومت سے علیحدہ ہوجاتا ہوں "چلے آنے" کا اس سے زیادہ میرے نزدیک اور کوئی مفہوم نہیں ہے۔ کسی بیرونی ملک سے مجھے ایسا مشورہ موصول نہیں ہوا ہے۔

سوال:۔ کیا آپ نے ایک خطبہ میں یہ کہا تھا کہ اگر حکومت نے احمدیوں کے مخالفین کے خلاف سخت قدم نہ اٹھایا۔ تو آپ مستعفی ہوجائینگے؟

جواب:۔ میں نے کبھی نہیں کہا۔ بیان پڑھنے کے بعد آپ نے اپنے جواب کی تصحیح کرتے ہوئے کہا۔ میں نے یہ کہا تھا۔ لیکن بہر صورت یہ چیز سرخی اور خبر کے اس پہلے حصے کی جو زمیندار میں شائع ہوئی تھی تردید کرتی ہے۔

سوال:۔ کیا کسی نے آپ کی توجہ اس رپورٹ کی طرف مبذول کرائی تھی؟

جواب:۔ نہیں۔ (باقی)

انڈونیشی خیر سگالی وفد ممالک اسلامیہ کے دورہ پر روانہ ہوگیا

جکارتہ ۱۵ فروری۔ یہاں سے انڈونیشیا کا ایک خیر سگالی وفد ممالک اسلامیہ کے دورہ پر روانہ ہوگیا ہے۔ یہ وفد پاکستان مصر سعودی عرب، لبنان، ترکی، شام اور عراق کا دورہ کرے گا۔ وہ ان ملکوں کے درمیان رشتہ مودت کو استوار کرنے کی کوشش کرے گا۔ مسلمانوں میں بھائی چارہ کو عام کرنے کے لئے طلباء کے وفود کے تبادلہ پر بھی زور دے گا۔

پاک کابینہ نے امریکی اسلحہ کی سپلائی کے سمجھوتہ کی تفصیلات طے کرلیں

کراچی ۱۵ر فروری۔ پاکستان کابینہ نے اپنے ایک اجلاس میں آج امریکہ سے اسلحہ کی سپلائی کے لئے سمجھوتے کی تفصیلات طے کرلیں۔ اس کے علاوہ ترکی سے دوستی کے معاہدے کی تفصیلات بھی طے کی گئیں۔ وزیراعظم محمد علی کی صدارت میں کابینہ کا یہ اجلاس تقریباً چار گھنٹے جاری رہا۔ صبح تین گھنٹے تک اور شام کو ایک گھنٹے تک مختلف قومی مسائل پر غور وخوض ہوتا رہا۔ توقع ہے کہ پاکستان کے لئے امریکی فوجی امداد سے متعلق جو سمجھوتہ دونوں ممالک میں ہونے والا ہے۔ اب اس کی تفصیلات کا چند دن میں اور بعض حلقوں کے بیان کے مطابق ایک دو روز میں اعلان کردیا جائے گا۔ پاکستان ترکی سے براہ راست ثقافتی سمجھوتہ اور دوستی کا معاہدہ کرے گا۔ تفصیلات بھی طے کرلی گئی ہیں۔ کابینہ نے آج ان اہم مسائل کے علاوہ مشرقی بنگال کے آنے والے انتخابات اور صوبہ کی سیاسی صورت حال پر بھی غور کیا۔

عرب ملکوں کو امریکہ کیخلاف متحد کرنے کیلئے مصر کی کوششیں!

واشنگٹن ۱۵ر فروری: مصری حکومت نے مغربی طاقتوں کے ساتھ عدم تعاون کی جو نئی خارجی پالیسی تیار کی ہے اس کے پیش نظر امریکہ نے بھی فیصلہ کیا ہے کہ وہ بھی نہر سویز کا تصفیہ طے کرنے کے سلسلے میں مصر کا ساتھ نہیں دے گا۔ مصر کا مقصد یہ ہے کہ مغربی طاقتوں کو عدم تعاون کی دھمکی دے کر امریکہ کو مجبور کردیا جائے کہ وہ نہر سویز کے جھگڑے میں برطانیہ کی بجائے مصر کا ساتھ دے۔ مصر اس قسم کی پالیسی اختیار کرکے یہ بھی چاہتا ہے کہ امریکہ نہر سویز کا تنازعہ طے ہونے سے پہلے ہی مصر کو فوجی اور اقتصادی امداد دینے کا اعلان کردے۔ امریکہ کو یہ بھی احساس ہے ....
.... کہ مصر دیگر عرب ملکوں کو بھی امریکہ کے خلاف متحد کرنے کی کوشش کررہا ہے۔ اس کا انکشاف گذشتہ ہفتہ ہوا جب سعودی عرب نے امریکہ سے فوجی امداد کی پیش کش کو مسترد کردیا

امریکی اسلحہ کا پہلا جہاز اسپین پہنچ گیا

کارٹا گینٹا ۱۵ر فروری۔ امریکہ سے اسپین کے لئے اسلحہ لیکر پہلا جہاز اسپین کے بحری مستقر کارٹاگینٹا پہنچ گیا ہے۔ گذشتہ سال ستمبر میں امریکہ اور اسپین کے درمیان اس فوجی امداد کا معاہدہ ہوا تھا۔ اس سامان میں ٹینک لاریاں ہوا صلافی اور دیگر ضرورت کا سامان شامل ہے۔

جنوبی کوریا کے سابق وزیر کو سزائے قید

سیئول ۱۵ر فروری۔ ایک مقامی عدالت نے جنوبی کوریا کے وزیر داخلہ کو ۱۸ ماہ قید اور سات لاکھ تیس ہزار وان (۴ ہزار امریکی ڈالر) جرمانہ کی سزا کا حکم سنایا۔ ان پر الزام یہ ہے۔ کہ انہوں نے کمیونسٹ جاسوسوں کو پناہ دی۔

عربی تمام مسلمانوں کی مادری زبان ہے

کلید بردار کعبہ کی دعوت میں وزیر خارجہ کی تقریر

کراچی ۱۵ر فروری۔ آج رات فردوس ہوٹل میں کلید بردار کعبہ سید صالح شیبی کے اعزاز میں ایک پر تکلف عشائیہ دیا گیا۔ جس میں پاکستان کے وزیر خارجہ چودھری محمد ظفر اللہ خاں۔ وزیر تعلیم ڈاکٹر اشتیاق حسین قریشی اور خان بہادر حبیب اللہ ڈپٹی میئر کراچی کارپوریشن کے علاوہ کراچی کے متعدد معزز شہریوں نے شرکت کی۔ اس موقع پر متعدد حاضرین نے جن میں وزیر تعلیم ڈاکٹر اشتیاق حسین قریشی خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ عربی میں تقریریں کیں۔ وزیر خارجہ چودھری محمد ظفر اللہ خاں نے اپنی مختصر سی تقریر میں جناب صالح شیبی کی خدمات کو سراہا۔ اور ان کی عظیم شخصیت کا ذکر کیا۔ چودھری صاحب نے عربی زبان کی اہمیت پر زور دیتے ہوئے فرمایا۔ کہ عربی امہات المومنین کی زبان ہونے کی وجہ سے ہر مسلمان کی مادری زبان ہے۔ علاوہ ازیں اسلامی دنیا سے قریبی تعلق پیدا کرنے کے لئے اور قرآن کو اچھی طرح سمجھنے کے لئے بھی یہ ضروری ہے۔ کہ عربی زبان پڑھی جائے۔ آخر میں جناب صالح شیبی نے عربی میں تقریر کی۔ اور مملکت پاکستان اور پاکستانی عوام کی خوشحالی وکامرانی کے لئے دعا فرمائی۔

حادثہ جھمپیر کی تحقیقاتی رپورٹ

کراچی ۱۵ر فروری: جھمپیر کے ٹرین کے حادثے کی سرکاری تحقیقات کی رپورٹ جلد حکومت کو پیش کردی جائے گی۔ گورنمنٹ انسپکٹر آف ریلویز مسٹر کیو ایف رحمن لاہور روانہ ہوگئے ہیں جہاں وہ اپنی رپورٹ تیار کریں گے مسٹر رحمن نے سرکاری افسروں اور مسافروں کے بیانات قلمبند کئے۔ اور جائے حادثہ کا معائنہ کیا۔